HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

TOPIC:

THE INTRODUCTION TO ISLAMIC QAZA AND TAHKIM AND THE CIVIL PROCEDURE CODE OF KALAT STATE: A RESEARCH AND ANALYTICAL STUDY

ریاست قلات میں اسلامی قضاء و تحکیم اور دستور العمل دیوانی قلات کا تعارف ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

AUTHORS:

1- *Qasim Kareem, Phd Research Scholar, Department of Qur'an and Sunnah, University of Karachi, Email ID: Kareemqasim368@Gmail.Com*

2- *Dr. Mufti Imran-Ul-Haq, Assistant Professor Department of Qur'an and Sunnah University of Karachi, Email ID: mihaq@uok.edu.pk*

How to Cite: *Kareem, Qasim, and Dr. Mufti Imran-Ul-Haq. 2024. "THE INTRODUCTION TO ISLAMIC QAZA AND TAHKIM AND THE CIVIL PROCEDURE CODE OF KALAT STATE: A RESEARCH AND ANALYTICAL STUDY: ریاست قلات میں اسلامی قضاء وتحکیم اور دستور العمل دیوانی قلات کا تعارف ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 8 (4):01-13.*

DOI: https://doi.org/10.47720/hi.2024.0804u01.

URL: https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/319

Vol. 8, No.4 || October–December 2024 || P. 01-13

Published online: 2024-12-30

QR. Code

HUJIAT KHABAR WAHID: AN INVESTIGATIVE STUDY OF REASONING FROM THE QUR'AN AND SUNNAH

ریاست قلات میں اسلامی قضاء و تحکیم اور دستور العمل دیوانی قلات کا تعارف ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Qasim Kareem, *Dr. Mufti Imran-Ul-Haq,*

ABSTRACT:

Justice and fairness are a basic requirement for the growth and development of any nation. The perpetrators of riots are punished so that the life, property and honor of every member of the society can be protected. That is why in Islam, the system of the judiciary holds an immense importance. The judiciary, after faith, is counted as an important obligation amongst all other obligations and is eminent and virtuous amongst all acts of worship. The virtue of judiciary is mentioned at hundreds of places in the Quran and Hadith. The progress of the system of judiciary has been continuous from the beginning of the Prophethood, during the Rashidun Caliphate and is promulgated till today. Before the partition of the Subcontinent, there were many states amongst which one was the state of Kalat, where the Baloch government was set up in 1530. Mir Ahmed Yar Khan was elected as the Khan of Kalat, who at the very beginning laid the foundation of the system of judiciary. The details about this will be discussed in the article ahead. The government of Baloch's was set up in Kalat. The foundation of the system of judiciary here was first of all laid by Mir Ahmed Yar Khan. First of all, judges were appointed in every district.

KEYWORDS: *Kalat State, Baloch Government, Judiciary, Islamic Law.*

ابتدائیہ: کسی بھی ریاست کے لئے اسلام کا نظام قضاء اور عدل اساس کی حیثیت رکھتی ہے:

عدل کے لفظی معنی سیدھا کرنے برابر تقسیم کرنے، تناسب قائم کرنے، ہم وزن کرنے کے ہیں۔ کائنات کا نظام عدل ہی کی وجہ سے چل رہا ہے۔ اگر اجرام فلکی یا اجسام ارضی اپنے اصل مقام پر نہ رہیں تو یہ سارا نظام دَرہم برہم ہو جائے گا، یہی حال انسانی وجود کا بھی ہے، اگر اجزاء جسمانی یا جسم کے اندرونی اخلاط میں توازن وتناسب نہ رہے، یعنی اعتدال باقی رنہ ہے تو موت کا واقع ہونا جانا لازمی ہے۔ اسلام کے سکھائے ہوئے حسن اخلاق میں سے عدل ایک بڑی صفت ہے اس کی ضِد ظُلم ہے۔ برائی کا بدلہ برابر بُرائی سے لیا جائے تو یہ عدل ہے اور اگر بُرائی کا بدلہ اس سے زیادہ لیا جائے تو وہ ظلم ہے۔ اور اگر بھلائی کا بدلہ برابر بھلائی سے لیا جائے تو وہ عدل ہے اور بھلائی کا بدلہ زیادہ بھلائی سے کیا جائے تو یہ احسان ہے، ذاتی ومور میں تو احسان بہتر ہے، لیکن اجتماعی امور میں عدل ضروری ہے، اس لئے کہ عدل قانون کا اقتضاہے اور احسان وحسن سلوک ذاتی اخلاق کا مطالبہ ہے۔

انسان اپنی انفرادی زندگی کی ابتدا عدل سے کرے، اور گھریلو زندگی میں عدل وانصاف کو پیش نظر رکھے بیویوں اولاد میں عدل کرنا ضروری ہے، معاشرتی زندگی میں، معاملات میں غرض زندگی کے سارے شعبوں میں جب تک عدل نہ ہو نہ نظام حیات صحیح چل سکتا ہے، نہ نظام حکومت درست سمت چل سکتا ہے۔ ایک اچھا معاشرہ قائم کرنے کے لئے، نیز ایک پر امن اور پر سکون ماحول

پیدا کرنے کے لے لئے اور ایک فلاحی ریاست قائم کرنے کے لئے سب سے پہلے عدل اختیار کرنا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ حاکم کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ عدل سے کام لے۔

اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں عدل سے کام لینے کی ہدایت کی ہے، مثلاً:

گفتگو میں عدل: ''اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا'' جب تم بار کرو تو انصاف سے کرو۔

اگر حق اور انصاف کی بات کرنا ہر شخص اپنا وطیرہ حیات بنالے تو بہت سی بُرائیاں چاہے وہ معاشرتی ہوں یا اخلاقی خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

معاملات میں عدل: ''اَوْفُوْا لْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْط''**یعنی ناپ تول میں انصاف سے کالو۔** اسی طرح ''اَقِيْمُوْا الْوَزْنَ بِالْقِسْط'' انصاف کے ساتھ وزن قائم رکھو۔ ''وَلَا تُخْسِرُوالْمِيْزَان''**یعنی ترازو میں کمی نہ کرو۔** مسلمان تاجر کو بطور خاص اس کا خیال رکھنا ضروری ہے اس لئے کہ ناپ تول میں عدل نہ کرنے یعنی صحیح طور پر ناپ تول نہ کرنے ہی کی وجہ سے حضرت شیعب علیہ السلام کی اُمت پر عذاب نازل ہوا تھا۔

آج ہمارے معاشرے میں ناپ تول میں کمی زیادتی کرنا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا بلکہ گاہک ہو یا تاجر ایک دوسرے کو دھوکہ دینے اور زیادہ لینے اور کم دینے ہی کو تجارت کی کامیابی سمجھا ہوا ہے، حالانکہ ایسی تجارت عذاب الٰہی کو دعوت دی رہ ہے، لہذا قبل اس کے کہ اللہ کے عذاب کا شکار ہوں اس سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئے۔

عائلی زندگی میں عدل: ''فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً''**یعنی اگر عورتوں میں انصاف نہ کرنے کا تمہیں ڈر ہو تو ایک ہی پر اکتفا کرو۔**

فیصلہ میں عدل: ''وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ''**یعنی جب تم لوگوں کے درمیان حاکم مقرر کیئے جائیں تو عدل اور انصاف سے فیصلہ کرو۔**

اسلام ہر وقت چاہے وہ جنگ کا زمانہ ہو یا امن کا انصاف سے کام لینے کا حکم دیتا ہے، عالمگیر امن عدل سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا اس سے محروم ہے اس لئے سارے مصائب کا شکار ہو کر رہ گئی ہے، آج عدل و انصاف عام ہو جائے تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

بلوچستان ریاست قلات میں عدالتہائے قضاء کا پس منظر

بلوچستان ایک خوش قسمت صوبہ ہے جہاں اب تک نظامِ شرعی نافذ ہے جو لوگوں کے تنازعات کا تصفیہ شرعی اصولوں کے مطابق مستند علمائے کرام کے ذریعہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ جب کہ مملکتِ خداداد پاکستان میں اس وقت اور کہیں بھی یہ نظام اس طرح نافذ نہیں جس

طرح کہ بلوچستان میں نافذ ہے، حالاں کہ پاکستان کی بنیاد شرعی احکامات پر عمل کرنے کے لئے رکھی گئی تھی کہ یہاں مسلمانانِ پاکستان اپنے مذہب اسلام کو اپنے تمام معاملات میں اسی طرح نافذ کریں گے جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دورِ مبارک میں نافذ تھا۔ مگر یہ سعادت پاکستانیوں کو اب تک نصیب نہ ہوئی۔ انگریز نے جس نظام کو ہمیں مغلوب بناتے وقت ہم پر مسلّط کیا تھا، اس کی تبدیلی کی توفیق ہمیں نصیب نہیں ہوئی۔

بلوچستان اور بلوچوں کو اللہ تعالیٰ نے دیگر باشندگانِ سندھ و ہند پر کئی وجوہ سے شرف بخشا ہے۔ سب سے پہلے اسلام کا مبارک قدم برِ صغیر ہند و سندھ میں بلوچستان کی سرزمین پر رکھا گیا اور یہ خوش نصیبی بلوچستان کے حصے میں آئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور تابعین کرام کی مقدس جماعت نے جس سرزمین کو اپنے قدوم میمنت سے نوازا، وہ بلوچستان کا وہ خوش قسمت اور خوش نصیب علاقہ ہے جسے "مکران" کہا جاتا ہے۔ تاریخی حوالوں کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں 16ھ میں اہلِ مکران نے اہلِ فارس کا ساتھ دیا تھا۔ اس مبارک جہاد میں مکران کے کافی باشندے گرفتار ہوئے تھے، جو بعد میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ڈاکٹر عبد الرحمن براہوئی کی تحقیق کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد ایک مبصر سے بلوچستان کے علاقہ بدھ (کچھی) کے مشہور شہر قندابیل (گنجابہ، گنداوہ) کے متعلق پوچھا کہ قندابیل کے متعلق کون معلومات مہیّا کر سکتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: "یا امیر المؤمنین! (رضی اللہ عنہ) وہاں کا پانی خراب، پھل گھٹیا اور دشمن بہادر ہے۔ اگر زیادہ آدمی ہوں تو بھوک سے مر جائیں، اور اگر کم ہوں تو ختم کر دئے جائیں" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کسی ایسے شخص کے بارے میں سوال نہ کرے جسے وہاں بھیجوں (32)

دینوری کے مقابلہ میں دوسرے مؤرخین نے حضرت صحار بن عباس العبدی رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیا ہے کہ انہوں نے یہ معلومات بہم پہنچائیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی یہی ذکر کیا گیا ہے۔ اس عہد میں مکران کی پہلی اور دوسری فتح کے علاوہ طوران (جھالاوان)، بدھ (کچھی)، قندابیل (گنجابہ، گنداوہ) اور بلوچستان کے دوسرے علاقے فتح کئے گئے اور کئی لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے، اور ان علاقوں میں عبادت کے لئے مسجدیں تعمیر کی گئیں۔ اس زمانہ میں عربوں نے بلوچستان میں اپنی آبادیاں قائم کیں، مکانات بنائے، کنویں کھود کے کاشتکاری کی اور دربارِ خلافت کو عشر کی ادائیگی ہوتی رہی۔ امراء، عمّال مقرر کئے گئے، باقاعدہ محکمۂ قضاء قائم ہوا۔ (33)

یہ ڈاکٹر عبد الرحمن کی تحقیق ہے، جب کہ اس سے قبل "فتوح البلدان" للبلاذری کے حوالہ سے تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو آپ نے عبد اللہ بن عامر بن کریز کو عراق کا والی بنایا اور اسے لکھا کہ ثغرِ ہند کہ متعلق انہیں

معلومات فراہم کی جائیں۔ تو عبد اللہ نے حکیم بن جبلہ العبدی کو معلومات فراہم کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے واپسی پر جو تاریخی الفاظ استعمال کئے وہ درجِ ذیل ہیں: "ماؤها وشل، وثمرها دقل، ولُصّها بطلٌ ◆ إن قل الجيش فيها ضاعوا، وإن كثروا اجاعوا۔"

دوسرا اشرف بلوچستان کو یہ حاصل ہے کہ انگریز نے پاک و ہند پر قابض ہونے کے بعد یہاں سے نظامِ قضاء کا خاتمہ کیا اور اپنا سیکولر نظامِ عدالت نافذ کیا جو اب تک پاکستان کے مسلمانوں کی خواہشات کے برعکس ان پر مسلط ہے، مگر بلوچستان سے انگریز نظامِ قضاء کو ختم نہ کر سکا۔

تیسرا اشرف بلوچستان کی قسمت میں یہ آیا کہ یہاں کئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آرام فرمائیں۔ ان کے روضے بلوچستان کے مختلف شہروں میں موجود ہیں، جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ مثلاً پنج گور، خضدار، قلات، دشت اسپیز نڈ اور آب گم میں کچھ قبریں ہیں جو صحابہ کرام کی جانب منسوب کی جاتی ہیں۔

بلوچستان میں موجودہ نظامِ قضاء کا پس منظر

ایک نظام ان علاقوں میں نافذ ہے جنہیں سابقہ ریاست ہائے متّحدہ بلوچستان (بی ایس یو) کہا جاتا ہے۔ دوسرا نظامِ قضاء وہ ہے جو قبائلی علاقوں میں نافذ ہے۔ قبائلی علاقوں سے ڈیرہ بگٹی، کوہلو، مری ایجنسی، لورالائی ڈویژن (ماسوائے تحصیل دکی) اور کوئٹہ ڈویژن سے ضلع چاغی مراد ہیں۔ ان علاقوں میں نظامِ قضاء کے نفاذ کا شرف ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو حاصل ہوا۔ جس نے بلوچستان شریعت اپلیکشن ایکٹ یعنی بلوچستان دیوانی تنازعات اطلاق شریعت ریگولشین 1976ء کے ذریعہ نافذ کیا۔

ریاست ہائے متّحدہ بلوچستان میں نظامِ قضاء کا تاریخی پسِ منظر مختصراً اس طرح ہے کہ قلات میں بلوچوں کی حکومت 1530ھ میں قائم ہوئی تھی، مگر بلوچوں کے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگیوں کی وجہ سے ان کی حکومت اتنی مستحکم نہیں ہو سکی کہ وہ اپنا کوئی باقاعدہ قانون تیار کرتے اور عدالتوں کے لئے قواعد بنالیتے۔ تاہم بحیثیتِ مسلمان اور شریعت پر عامل ہونے کی وجہ سے وہ اپنے تنازعات کا تصفیہ شرعی اصولوں کے مطابق کیا کرتے تھے۔ گو کہ تاریخ میں اس سلسلے میں کسی منظّم عدالتی کوشش کا سراغ نہیں ملتا۔ بلوچ عوام کا معتمد اہلِ علم پر مشتمل ایک جرگہ ہوتا تھا جو کہ آپ میں معاملات کا فیصلہ کر دیتا۔

ریاست قلات میں پہلا باقاعدہ محکمہء قضاء کی بنیاد

سب سے پہلے جس شخص نے قلات میں باقاعدہ طور پر محکمہء قضاء کی بنیاد رکھی، وہ موجودہ خوانینِ قلات کے جد امجد میر احمد خان (1666ء۔1695ء) تھے ان کے دور میں تمام تنازعات کا فیصلہ باقاعدہ عدالتی طریقہ کار کے مطابق شریعت کے احکام کی روشنی میں ہوا کرتا تھا۔ وہ خود بھی ایک نیک سیرت اور شریعت کے پابند حکمران تھے، اس کے بعد کے خوانین کے دور میں قضاء کا محکمہ بدستور قائم و نافذ رہا، حتیٰ کہ بلوچوں کے خانِ اعظم میر نصیر خان نوری کا زمنہ (1749ء) آیا۔

خان اعظم میر نصیر خان نوری بلوچی دنیا کا فقید المثال رہنما کہلاتا ہے۔ نہ صرف عظیم رہنما، سپہ سالار اور اولو العزم قومی حکمران تھا۔ بلکہ ایک پاکیزہ شخصیت اور شریعت کے پابند و نیک سیرت انسان تھے۔ بلوچی تاریخ میں ان کا نام آفتاب و ماہتاب کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ وہ بلوچوں کے قومی اتحاد کے عظیم علمبردار تھے۔ وہ پہلا بلوچ حکمرات تھا جس نے بین الاقوامی سطح پر دیگر اقوام سے تعلقات قائم کئے۔ اور دور دور تک شہرت پائی۔ وہ ایک بزرگ حکمران کی حیثیت سے بلوچوں میں مشہور ہیں۔ اسی بزرگی کی وجہ سے انہیں نصیر خان ولی اور نصیر خان نوری کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔(34)

انہوں نے اپنی دور حکمرانی میں شریعت کے نفاذ کے لئے باقاعدہ کمیٹی تشکیل دی اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں شرعی احکام کو نافذ فرمایا۔ تمام قبائلی علاقوں میں مسجدیں بنوائیں۔ پابندی صوم وصلوۃ اور ادائیگی زکٰوۃ وغیرہ کے متعلق باقاعدہ سرکاری طور پر احکامات جاری کئے۔ محتسب کا ادارہ قائم کیا۔ پردے کی پابندی کے لئے احکامات جاری کئے۔ تمام غیر اسلامی اور غیر شرعی رسومات کو موقوف کیا۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے شرعی احکام کے مطابق دُرے لگانے اور دیگر شرعی سزاؤں کا اجراء فرمایا۔

جہاں کوئی شرعی معاملہ پیش آتا تو وہاں کسی عالم دین سے مسئلہ کا حکم معلوم کر کے جرگہ اس کا فیصلہ کر دیتا۔(35)

"تاریخ خوانینِ بلوچ" نامی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو خوانینِ قلات کے ریکارڈ کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب میں کئی جگہ میر نصیر خان نوری کے شرعی احکامات کے اجرا کے بارے میں ان کے قدامات کا ذکر ملتا ہے۔ اس کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ نصیر خانِ اعظم نے بلوچ دنیا میں اسلام کی خوب ترویج و تبلیغ کی۔ بلوچ دنیا میں جو غیر اسلامی رسومات جاری وساری تھیں، ان کو بیک جنبشِ قلم نیست ونابود کر کے خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے شرعی دُرّے لگانے وغیرہ جیسی سزائیں مقرر کئیں۔(36)

خانِ اعظم نے ایک دستور حیات بلوچی دنیا میں نافذ کر دیا جو کہ بلوچی رسم ورواج اور شرع انور کا عجیب وغریب امتزاج تھا، تبلیغِ دینِ متین کے لئے زور وشور سے کام جاری وساری تھا اور شرعی فیصلوں سے متعلق ملک بھر میں محکمۂ قضاء قائم کیا۔(37)

میر نصیر خان نوری نے اجرائے شرعِ محمدی اور باقاعدہ تبلیغ دین کے لئے ایک منظّم تبلیغی اور تحقیقی کمیٹی مرتب فرمائی تا کہ وہ لوگوں کو دینِ اسلام کے احکام وارکان سے باخبر اور آشنا کرے کہ احکام دین اور ارکانِ اسلام پر کہاں تک عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اور اس کو نوّے دُرّے لگانے تک (بطورِ سزا بصورتِ خلاف ورزی) کا بھی مجاز فرمایا۔ اس شرعی کمیٹی کے سرابراہ اخوند غلام محمد اور پنڈوخ چوبدار تھے۔(38)

شرعی احکامات کے نفاذ اور دین اسلام کی تبلیغ کے لئے خان نصیر خان نوری نے ایک فرمان جاری فرمایا تھا، جس میں دیگر شرعی احکامات کے علاوہ "حدِ قذف" کے نفاذ کا حکام موجود ہے اور سود کی ممانعت کا بھی۔ یہ شرعی احکامات اس وقت تک بلوچی حکومت میں نافذ رہے جب تک انگریزوں نے قلات پر قبضہ نہیں کیا۔ پھر جیسا کہ انہوں نے ہندوستان سے شرعی احکامات اور شرعی عدالتوں کو ایک ایک کر

کے ختم کیا، ان کی بجائے انگریزی قوانین اور عدالتوں کا قائم کیا، البتہ قلات میں انگریزی قوانین کی بجائے جرگہ سسٹم جاری کیا جو کہ انگریزوں کے نامزدہ سردارانِ بلوچ پر مشتمل ہوتا تھا، مگر یہ سردار چوں کہ بلوچ تھے اور اسلامی احکامات پر عمل کرنا ان کی سرشت میں داخل تھا اس لئے یہ بھی شرعی معاملات کا تصفیہ پرائیوٹ علماء سے کرا کے اسکے مطابق احکامات جاری کرتے۔ یہ 1876ء کا واقعہ ہے۔

اس کے بعد انگریز بلوچستان کے طول و عرض کے مالک بنے، خان خدائیداد خان کو انگریزوں نے "ہزہائی نس" کا لقب دے کر مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ اس کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا۔ بالآخر سال 1893ء میں بلوچ سرداروں کے ایما پر اسے معزول کر کے اس کے بڑے بیٹے محمود خان کو خانِ قلات مقرر کر دیا اور خود خان خدائیداد کو چند سال جیل میں رکھا جو جیل ہی میں وفات پا گیا۔

میر محمود خان برائے نام سال 1931ء تک خان قلات رہے، مگر بلوچی حکومت میں انگریز کا حکم اور قوانین چلتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے چھوٹے بھائی میر اعظم خان کو خانِ قلات مقرر کیا گیا۔ ان کا دور صرف ایک سال نو ماہ رہا۔ انہوں نے اپنے دور میں گو کہ سرداروں کے ساتھ کچھ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی، مگر حکم اور قانون انگریز کا چلتا رہا۔

یہ خان ایک سمجھ دار اور نیک انسان تھا، مگر انگریزی عمل دخل کی وجہ سے ان کے دور میں بھی قوانین اور احکامات کے بارے میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔

سنہ 1933ء میں ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے خان احمد یار خان والیِ قلات بنے جو اپنے جد امجد میر نصیر خان نوری کی طرح نیک سیرت اور پاک باز انسان تھے۔ باوجود انگریزی حکومت کے عمل دخل کے انہوں نے آتے ہیں بلوچی علاقوں کا دورہ کیا۔ تمام بلوچ سرداروں سے اپنے رابطے استوار کئے، اپنے دورِ حکومت میں تعمیر و سیاسی امور سرانجام دینا شروع کیئے، اوّلین قدم انہوں نے یہ اٹھایا کہ اپنے جدِ اعلیٰ خانِ اعظم نصیر خان نوری کے فرمانِ شریعت 1159ھ کو دوبارہ سارے بلوچستان میں نافذ کیا، جس کی رو سے تمام غیر اسلامی رسوم کی بندش اور اسلامی احکامات کے نفاذ کا حکم جاری فرمایا۔

یہ فرمان فارسی زبان میں ہے جو حسب ذیل ہے:

"حکم عالی شد آنکہ سرکردہ گان وسائر مردمان ایلات براہوی جہلان و مردم سکنائے رودین جو، سوراب، وگدر، مشکے ونال، وڈھ، وخضدار، وزیدی و کرخ، وچکو، وباغبانہ، وزہری وپندران وغیرہ بتوجہات خاطر عالی بودہ بدانکہ درین وقت، فضیلت وبلاغت پناہ قاضی غلام محمد محتسب ورفعت نشان پنڈوخ چوبدار برائے اجرائے امر معروف و نہی عن المنکر مامور روانہ آن طرفہا فرمودہ شدہ کہ جابجا گشتہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر حکما وبدلالت واستمالت اجراء می نمایند، سعی باید کرد کہ ہر احدے ایشان موجب دلالت واستمالت محتسب مذکور از قرار تفصیل ذیل:

1۔ سرود وطنبور، نے، وچنگ، ودف وغیرہ سرودہا در بدعت خانہ ہائے فقیراں وشادی وعروسی وسنت نہ شود۔

2۔ مردان و زنان در عروسی بازی و رقص نہ کنند۔

3۔ بنگ و چرس و غیرہ مسکرات نہ خورند و زراعت بنگ ہم نہ کنند۔

4۔ ضعیفہا(زنان) رو برہنہ در بازار و کوچہ ہانہ گردند۔

5۔ سیر و صحبت کہ جوانان جمع شدہ در تکیہ ہا و غیرہ جاء ہا گوسفند کشتہ جشن می کنند سر بدعت آن ہست، احدے نہ کند۔

6۔ سودائے بریدہ کہ بیع سلم است بغیر ہفت شرط شریعت نہ کنند۔

7۔ مردان و زنان مسلمان در ماتم ہا سر برہنہ نہ کردہ روئے و جان نہ خراشیدہ و خون نکردہ، نوحہ نمایند۔

8۔ در دائرہ فقیران مسلمانان را نشستن نہ گزارند و مردم مسلمانان زلف نہ گزارند۔

9۔ نماز جمعہ را استوار داشتہ در شہر ہا ناغہ نہ کنند ہر کس بہ مسجد ہا نان پختہ ہر محلہ ملاہائے مساجد خود را بدہند و نماز ہا در اول وقت خواندہ، بہ تنگ وقت نہ گزارند۔

10۔ مردان و زنان را تہمت ناحق بر زنا می دہند ہشتاد درہ بہ تہمت دہندہ زدہ بہ سختش باور نہ کنند۔ پسر و دختر را بے گناہ ایذا نہ رسانند۔

11۔ شیخ ہا کہ بر سر موئے می گزارند و بر بیمار ایشاں را می برند، سر موئے ایشاں تراشیدہ بر سر بیمار بردن نہ گزارند و بہ گفتہ ایشان باور نہ کنند۔

12۔ گوسفند بر سر قبرستان و سنگِ آستانہ نہ کشتہ و روئے خونی فرزند و عروسی و اسپ و غیرہ نہ کنند و گوشت آنہا حرام مطلق ہست۔

13۔ از مال زکوٰۃ چہل یک بدہند، و در زمینہا کسے خراج نمی دہند "دہ یک" زکوٰۃ بدہند۔

14۔ مسلمانان و ہندوان را سود گرفتن نہ گزارند۔

15۔ دخیلات ہر یک ملا نگاہ داشتہ بہ او خیرات دادہ نماز را با جماعت بکنند، استوار بودہ، احدے و فردے قدم از دائرہ شریعت بیرون نہ گزاشتہ موجب دلالت و منع فضیلت پناہ مشارالیہ بعمل آوردہ ہیچ تخلف و انحراف نہ ورزیدہ۔ دریں باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ حسب المقرر عمل داشتہ در عہدہ شناسند۔

تحریر فی التاریخ 25 جمادی الثانی 1159 ھجریئہ النبویہؐ۔(39)

مذکورہ بالا فرمان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

حکم عالی ہوا کہ سرداران اور تمام عوام الناس جھالاوان کے براہوی جو سوراب، گدر، مشکے نال، وڈھ، خضدار، زیدی کرخ، چکو باغبانہ، زہری پندران کے رہنے والے توجہ سے جانیئے کہ اس وقت فضیلت وفضائل محترم قاضی غلام محمد عرف ہندوخ جو بدار کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر جاری کرنے کے واسطے آپ کی طرف روانہ کر دیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ ہر جگہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حکماً اور دلالتاً جاری کرتے رہیں۔

اور احکامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سرور، طبل، بین، باجہ، دف اور دیگر آلات و موسیقی جو فقیروں کے بدعت خانے اور شادی کے موقع پر (بجایا جاتا ہے) ان چیزوں کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

2۔ خواتین حضرات شادی کے موقع پر رقص کرنے سے اجتناب کریں۔

3۔ بھنگ اور چرس و دیگر نشہ آور اشیاء نہ استعمال کریں اور بھنگ کی کاشت بھی نہ کی جائے۔

4۔ بوڑھی عورتیں جو بازار اور گلیوں میں بے پردہ گھومتی ہیں وہ نہ گھوما کریں۔

5۔ سیر و تفریح کے وقت اور مقابر (مزارات) پر جو بکرا کاٹا جاتا ہے کوئی نہ کریں، یہ بدعت کی جڑ ہے۔(حوالہ بالا، ص45)

6۔ بیع السلم بغیر سات شرط پورے کئے ہوئے نہ کی جائے۔

7۔ مسلمان مرد اور عورتیں ماتم میں سر ننگا نہ کریں اور سینہ کوبی نہ کریں۔

8۔ فقیروں کے محفل میں مسلمانوں کو بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے اور سر پر چوٹی (زلف) نہ چھوڑیں۔

9۔ نماز جمعہ کو قائم کریں اور شہروں میں اس کا ناغہ نہ ہو۔ اور اپنے علماء کرام کی نان و نفقہ کے ذریعے خدمت کریں اور نماز کو پہلے وقت میں پڑھا کریں اور تنگ وقت کا انتظار نہ کریں۔

10۔ مرد عورتوں پر ناجائز تہمت زنا نہ لگائیں، تہمت لگانے کی صورت میں 80/اسی درے لگائے جائیں اور اس کی بات بھی مانی جائے۔

11۔ مجاور لوگ جو سر پر بال رکھتے ہیں اور ان کو بیمار لوگوں کے پاس لے جایا جاتا ہے اس قسم کے مجاور لوگوں کے سر کے بال مونڈھ دیئجئے جائیں اور ان کی کسی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔

12۔ قبرستانوں اور مزارت پر جو بکرے ذبح کئے جاتے ہیں ان کا گوشت مطلق حرام ہے۔

13۔ مال زکوٰۃ سے چالیسواں حصہ اور وہ زمین جس پر خراج ادا نہیں کیا جاتا اس کا عشر دیں۔

14۔ مسلمان اور ہندو سود کے لین دین کو بند کریں۔

15۔ علمائے کرام کا خیال رکھا جائے ان کو خیرات تک دی جائے نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے کوئی ایک بھی شریعت کے دائرے سے باہر قدم نہ رکھے۔(40)

اس ہدایت نامہ کے اجرا کے بعد میر احمد یار خان نے سال 1937ء میں فرمان نمبر چھ جاری فرمایا۔ یہ فرمان بھی فارسی زبان میں ہے۔ اس فرمان میں مالی امور، خون بہا میں اقوام بلوچ براہوئی وغیرہ بمقابلہ کمتر اقوام از قسم جٹ، جت، نقیب، درزادہ اور ہندو وغیرہ کے مابین جو فرق اسلامی شعائر کے خلاف تھا، اسے ختم کرکے تمام انسانوں کے خون بہا کو شریعت اسلامی کی ہدایات کی روشنی میں مساوی طور پر

مقرر کرنے کا حکم دیا۔ نیز غیر شرعی احکامات جو بلوچوں میں مروج تھے ان سب کو ممنوع قرار دینے کے علاوہ تمام دیوانی مقدمات کے فیصلوں کے لئے شریعت کو ملک کا قانون قرار دے کر حکم صادر فرمایا:

ماسوائے تنازعات ذیل کہ دران زنان تعلق یا حقوق نہ دارند۔ اراضیات غمی، جائیداد سرداری، واسلحہ کہ اول الذکر تعلق بخدمت حکومت وثانی الذکر موسوم بدستار کہ خاص برائے سردار قوم مقرر است۔ وثالث الذکر بہ رجال یا مردان تعلق دارد، باقی در ہر قسم جائیداد مثلا میراث وترکہ، قرضہ، رہن ونقدی ومال آب واراضی، مہر ونکاح وغیرہ زنان را حق حاصل ہست، واین چنین دعویات بموجب شرع انور طے خواہند شد۔

اس فرمان میں کل چھ نمبرات ہیں۔ نمبر پانچ میں قاضیوں اور مبلغوں کا بھی ذکر ہے کہ ریاست کی تمام تحصیلوں اور سب تحصیلوں میں قاضی اور مبلغ مقرر کئے جائیں۔ فرمان کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"در نیابت ہائے وعلاقہ جات سرداران قومی حکومت قلات علماء وقاضیان برائے ترویج شریعت وقضاء وعظ وپند ونصائح عنقریب از دربار قلات مقرر ومعین خواہند شد"

اس کے علاوہ خان احمد یار خان نے اپنے دور حکومت میں کئی محکمے قائم کئے، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ **مذہبی معاملات:**

مذہبی معاملات سے متعلق ادارے کا قیام عمل میں لایا۔ دیوانی مقدمات کے لئے ہر تحصیل میں قاضی کا تقرر، مجلس شوریٰ کا قیام اور وزارت معارف قائم کیا گیا۔

2۔ **شریعت کا نظام:**

شریعت کا نظام بحال کر دیا گیا۔ اسلامی احکامات کی توضیح کے لئے مبلغین اور واعظین مقرر کئے گئے۔ خان اعظم کے فرمان کو دوبارہ نافذ العمل کرا دیا گیا۔

3۔ **محکمہ انصاف:**

ایک پینل کوڈ بنام "تعزیرات قلات" جاری کر کے بلا امتیاز سب کے لئے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا گیا۔ ظلم وجبر واستحصال کو روک دیا گیا۔

4۔ **تعلیمی اصلاحات:**

طلباء کے لئے تعلیمی وظائف جاری کئے گئے۔ طالب علموں کو ہندوستان کی اہم درس گاہوں اور بیرون ملک یونیورسٹیوں میں بھیجا گیا۔ ریاست میں تعلیمی اداروں کا جال بچھانے کے لئے تیزی سے اقدامات کئے گئے۔(41)

5۔ دستور العمل دیوانی قلات:

اس کے بعد قلات میں دیوانی مقدمات کے لئے دستور العمل دیوانی قلات کے نام سے ایک قانون بنایا گیا، جو اب تک نافذ ہے جس کی رو سے علماء کرام کا ایک پینل ہر قسم کے دیوانی مقدمات کا فیصلہ شرع انور کے احکامات کی روشنی میں کرتا ہے۔

نیز ایک قانون "قانون شہادت ریاست قلات" کے نام جاری کیا گیا اور فوجداری مقدمات کے لئے "ضابطہ فوجداری" کا نفاذ بھی عمل میں لایا گیا۔(43)

خوانین قلات کی دور میں اس جدوجہد کی آخری کڑی علامہ شمس الحق افغانی کو دارالعلوم دیوبند سے بلا کر وزیر معارف متعین کرنا تھا، تاکہ اس کی سرپرستی میں اسلامی نظام قضاء پوری بلوچستان کا مقدر بن جائے، افغانی رحمہ اللہ نے پوری جانفشانی سے اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے جدوجہد شروع کی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خان قلات نے ریاست قلات میں جو نظام قضاء متعارف کرایا جو ایک بہترین نظام قضاء تھا اور اس کے ذریعے تمام کیسز جلدی حل ہو جاتے تھے۔ عوام کو آسانی سے انصاف مہیا ہوتا تھا اور اس وقت الحمد اللہ بلوچستان کے کافی اضلاع میں یہ سلسلہ نافذ العمل ہے۔ لیکن اب بدقسمتی سے غیر محسوس طریقہ سے اس نظام قضاء کو بلوچستان سے ختم کیا جارہا ہے۔

مصادر و مراجع

(1) (الاحزاب)

(2) (النساء)

(3) (البقرۃ)

(4) (النساء)

(5) (الزحیلی وھبہ، الفقہ الاسلامی وادلتہ ج6ص740)

(6) (الزحیلی، وھبہ الفقہ الاسلامی وادلتہ ج6ص740)

(7) (ابن احنبل احمد، مسند احمد ج5ص228۔239بحوالہ سیر الصحابہؓ ج5ص147،144/زاد المعاد ج1ص31بحوالہ سیرت مصطفی ﷺ ج3ص72)

(8) (ابن الاثیر الجزری عزالدین علی بن محمد، اسد الغابہ ج3ص358۔ بحوالہ سیر الصحابہؓ، ج7ص49۔ ماوردی ادب القاضی ج1ص131)

(9) (زرقانی ج3ص122۔ بحوالہ سیر الصحابہؓ ج1ص264۔ اخبار القضاۃ للوکیع)

(10) (ادب القاضی ماوردی ج1ص132)

(11) (اخبار القضاۃ للوکیع ج1ص100)

(12) -----------

(13) (التراتیب الاداریۃ للکتانی ج1ص258)

(14) (رواہ ابو داؤد من طرق العلاء بن عبد العزیز عن ابی ماجدہ۔ وایضا رواہ احمد ورواہ وکیع باسانید مختلفۃ فی اخبار القضاۃ: ج1ص102،103)

(15) (اخبار القضاۃ للوکیع ج۱ص۱۰۴۔ روضۃ القضاء وطریق النجاح۔ علی بن محمد الرجبی)

(16) (اخبار القضاۃ للوکیع: ج۱ص۱۰۸)

(17) (ملاحظہ کیجئے: ''الفاروق'' مؤلفہ شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ص215 تا219۔ نیز اسلامی عدالت (اسلامی عدالتی قوانین کا مجموعہ)۔ مولفہ مجاہد الاسلام قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء مرکزی امارتِ شرعیہ بہار واڑیسہ: ص17، مکتبہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ 437۔ڈی۔ گارڈن ایسٹ لسبیلہ چوک، کراچی، پاکستان)

(18) (اخبار القضاۃ للوکیع ج1ص110)

(19) (ج1ص91۔ بحوالہ اسلامی عدالت: ص19)

(20) (اخبار القضاۃ ج1ص112)

(21) (حوالہ بالا: ج1ص114۔ بحوالہ اسلامی عدالت ص20)

(22) (تاریخ الاسلام: ج1ص501)

(23) (الدولۃ الامویۃ: ص500)

(24) (نظام الحکم الاسلام: ص623)

(25) (تاریخ نفاذ حدود: 236، محمد عزیز، دولت عثمانیہ ج2ص286)

(26) (فتوح البلدان للبلاذری: 42)

(27) (فتح نامہ سندھ، عرف چچ نامہ)

(28) (ندوی سید سلیمان، بحوالہ مقدمہ، خلافت اور ہندوستان)

(29) (رجال السند والھند: 305،306)

(30) (خان میر باسط علی، تاریخ عدالت آصفی، ص: 21)

(31) (ایضا، ص: 20)

(32)۔ (دینوری ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ 276ھ، عیون الاخبار، مطبوعہ: 2/199، بحوالہ عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔)

(33) (بلوچستان میں صحابہ کرام: 27،28)

(34) (میر احمد یار خان، تاریخ بلوچ قوم وخوانین بلوچ، کتاب گھر اردو بازار لاہور ص30)

(35) (ذکری قاضی محمد انور، ریاست قلات کے حکمرانوں کے نظر میں۔ مکتبہ دار العلوم، بھاگ ناڑی، بلوچستان، 1994ء ص07)

(36) (تاریخ خوانین بلوچ ص: 51)

(37) (حوالہ بالا)

(38) (تاریخ خوانین بلوچ ص: 61،62)

(39) (ذکری قاضی محمد انور، ریاست قلات کے حکمرانوں کے نظر میں، ص40)

(40) (میر احمد یار خان تاریخ بلوچ قوم و خوانین بلوچ، ص46)

(41) (نصیر گل، تاریخ خوانین قلات، ص66)

(42) (بلوچ فاروق، خان اعظم میر نصیر خان نوری ص23۔(گل خان نصیر، تاریخ خوانین قلات، گوشہ ادب، کوئٹہ۔2005ص65)

(43) (گل خان نصیر، تاریخ قوانین قلات،66۔میر احمد یار خان، تاریخ قوم و خوانین بلوچ ص30۔)

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.